حزب اللہ میں شمولیت اختیار کرنا ایمان کا لازمی تقاضا ہے

دین کے عملی تقاضوں سے گریز انسان کو منافقت کے درجے تک لے جاتا ہے

حزب اللہ میں شامل لوگوں کا ایک وصف یہ ہے کہ اللہ کی راہ میں وہ کسی ملامت کی پرواہ نہیں کرتے

ارتدادِ معنوی کی ایک وجہ مایوسی کا غلبہ ہے

مسجد دار السلام باغِ جناح' لاہور میں امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ کے ۵/مارچ ۹۹ء کے خطابِ جمعہ کی تلخیص

مرتب : فرقان دانش خان

حمد وثنا' تعوذ و تسمیہ' سورۃ المائدہ کی آیات ۵۴ تا ۵۶ اور سورۃ المجادلہ کی آیت نمبر ۲۱ اور ۲۲ کی تلاوت اور ادعیہ ماثورہ کے بعد فرمایا : ان دونوں مقامات پر "حزب اللہ" کا لفظ مشترک ہے کیونکہ یہاں حزب اللہ میں شامل افراد کے اوصاف و خصائص کا تذکرہ ہے اور ان لوگوں سے جو وعدے کئے گئے ہیں ان کا بیان ہے۔

حزب اللہ کی تعریف :

حزب اللہ سے مراد مسلمانوں کی وہ جماعت ہے جو فریضہ اقامت دین اور فریضہ شہادت علی الناس کی ذمہ داری کو پورا کرنے کے لئے اٹھ کھڑی ہو۔ اس مقصد کے لئے اس کی جان' اس کا مال اور اس کی ساری صلاحیتیں وقف ہوں اور سوائے رضائے الٰہی کے حصول کے کوئی منفعت ان کے پیش نظر نہ ہو۔ کیونکہ آنحضور ﷺ کے بعد اب یہ ذمہ داری بحیثیت مجموعی اس امت کے سپرد کر دی گئی ہے۔ البتہ آج کے دور میں اس کام کی ادائیگی کے لئے ایک وقت میں کئی جماعتیں ہو سکتی ہیں۔ لیکن حضور اقدسؐ کے دور میں حزب اللہ سے مُراد صرف آپؐ اور آپؐ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت تھی۔ آج جو جماعت بھی نظام عدل و قسط کے قیام کے واضح مقصد کے ساتھ تفرقہ بازی میں پڑے بغیر اس کام کا بیڑا اُٹھاتی ہے وہ حزب اللہ کی تعریف میں شامل ہو گی۔ ان آیات میں جہاں ایسی جماعت میں شامل لوگوں کی خوبیاں بیان ہوئی ہیں' وہاں اس جماعت کو درپیش ایک سنگین مسئلے کی طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے۔ یعنی ایسی جماعت میں شامل کچھ لوگ ارتداد کا شکار ہو جاتے ہیں اور جب جان و مال کے ایثار اور قربانی کا مرحلہ آتا ہے تو اپنی کم ہمتی کے سبب گریز اور اعراض کی روش اختیار کرتے ہیں۔

ارتداد کی وجوہات :

سورۃ المائدہ کی ان آیات کے آغاز میں ارتداد کی ایک خاص قسم کی طرف اشارہ ہے۔ ارتداد کی دو قسمیں ہیں۔ ایک ارتداد قانونی ہے۔ یعنی ایک شخص علی الاعلان اسلام سے منحرف ہو جائے۔ ایسے شخص کے لئے شریعت میں قتل کی سزا رکھی گئی ہے۔ دوسرا ارتداد معنوی یا باطنی ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں انسان اندر ہی اندر دل کی سطح پر دین سے پیچھے ہٹتا ہے۔ اور آہستہ آہستہ دین کی سرحد سے نکل جاتا ہے۔ گو اُوپر قانونی اسلام کا پردہ موجود ہوتا ہے۔ قرآن میں اس کے لئے دوسری اصطلاح "منافق" استعمال ہوئی ہے۔ کیونکہ منافق کے اندر سے حقیقی ایمان اس طرح ختم ہو جاتا ہے جیسے دیمک لکڑی کو اندر سے کھا جاتی ہے' لیکن اپنی حفاظت کے لئے اس کی بیرونی سطح پر

منبر و محراب

لکڑی کی ایک تہ باقی رہنے دیتی ہے۔ بعینہٖ ایک منافق بھی اندرونی طور پر ایمان حقیقی سے محروم ہو جاتا ہے۔ اُوپر صرف قانونی ایمان کا پردہ برقرار ہوتا ہے جس کی آخرت میں کوئی حیثیت نہیں۔ جیسا کہ قرآن میں حضورؐ کو مخاطب کر کے فرمایا گیا ہے کہ اے نبی آپؐ ان منافقین کے لئے استغفار کریں یا نہ کریں' اللہ ان کو بخشنے والا نہیں ہے۔ ان کی بدبختی کا یہ عالم ہے کہ اب ان کے لئے آپؐ کا استغفار بھی سود مند نہیں۔

ان آیات میں اسی ارتداد معنوی کا تذکرہ ہے۔ اس معنوی ارتداد کا سبب کیا ہے کہ ایک آدمی دین کے عملی تقاضوں سے گریز کے نتیجے میں پیچھے ہٹتے ہٹتے منافقت کے درجے تک جا پہنچتا ہے اور بعض اوقات اسے اس کا پتا بھی نہیں چلتا۔ یہ سبب وہ ہے جس سے حضورؐ کے زمانے میں بھی لوگوں کو سابقہ پیش آتا تھا اور یہ مسئلہ آج بھی درپیش ہے۔ یعنی ایک شخص خلوص نیت سے دین کی دعوت کو صحیح سمجھ کر آگے آتا ہے اور حزب اللہ میں شامل ہو جاتا ہے۔ لیکن جب دین کے تقاضے سامنے آتے ہیں جو ظاہر ہے قربانی کا مطالبہ کرتے ہیں تو ایسا شخص "ہرچہ بادا باد" کے مصداق ہر حال میں ثابت قدم رہنے کے بجائے بزدلی کا مظاہرہ کرتا ہے اور اپنی کم ہمتی' قوت ارادی میں ضعف یا دنیا کی محبت کی وجہ سے پیچھے ہٹنا شروع ہو جاتا ہے۔ اس مرحلے پر وہ اپنی کمزوری چھپانے اور لوگوں کے طعنوں سے بچنے کے لئے بہانے بناتا ہے کہ میں تو اقامت دین کی جدوجہد کے اس تقاضے پر آگے بڑھنا چاہتا ہوں لیکن فلاں مجبوری کے باعث مجبور ہوں۔ اس لئے میری معذرت قبول کی جائے۔ پھر ایک وقت وہ آتا ہے جب "حزب اللہ" میں اس کے ساتھیوں کو اندازہ ہو جاتا ہے کہ بہانے بنانا اس کی عادت ہے اور یہ آزمائش سے [illegible] کے لئے ایسا کرتا ہے' تو وہ اپنی بات [illegible] کے لئے جھوٹی قسمیں [illegible] آتا ہے جب [illegible] اور اس کے [illegible] نفرت کرنے لگتا ہے اور اس کے دل میں ان کے لئے دشمنی کا جذبہ پیدا ہو جاتا ہے کہ ان لوگوں کی قربانیوں کی وجہ سے اس کی کمزوریاں نمایاں ہوتی ہیں۔

ارتداد معنوی کی دوسری وجہ مایوسی کا غلبہ ہے۔ یہ سبب یعنی مایوسی صرف ہمارے دور کے ساتھ مخصوص ہے۔ اس مایوسی کا سبب یہ ہے کہ آنحضور ﷺ نے جزیرہ نمائے عرب میں بائیس برس کی مختصر مدت میں اسلامی انقلاب یعنی اقامت دین کی تکمیل کر کے دکھادی تھی' اب یہ ناممکن ہے کہ کوئی جماعت اتنے کم عرصہ میں یہ کام مکمل کر سکے۔ حتیٰ کہ آنحضرت ﷺ سے پہلے کسی نبی یا کسی رسول کی زندگی میں بھی یہ کام مکمل نہیں ہو سکا تو کسی غیر نبی کی زندگی میں اس انقلاب کی تکمیل کیسے ہو سکتی ہے۔ جیسا کہ متعدد احادیث میں مذکور ہے کہ آنحضور ﷺ کے

مشن کی تکمیل کی صورت میں یہ انقلاب دوبارہ برپا ہو گا اور پورے روئے زمین پر اللہ کا دین قائم و غالب ہو کر رہے گا۔ اس لئے یہ ہمارا ایمان ہے کہ اسلام کو قیامت سے پہلے عالمی غلبہ حاصل ہو گا۔ لیکن یہ بات سمجھنے کی ہے کہ یہ کام اب کئی نسلوں میں پایۂ تکمیل کو پہنچے گا۔ جیسے اولمپک کھیلوں میں نصب کی جانے والی اولمپک مشعل ہاتھوں ہاتھ آگے چلتی ہوئی کھیل کے میدان تک پہنچتی ہے اسی طرح خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کے قیام کی دوسری بار تکمیل کئی مرحلوں اور صدیوں میں ہو گی۔ البتہ بحیثیت امت یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ غلبہ دین حق کی اس جدوجہد میں اپنی جان مال کھپا دیں خواہ ہمیں اس کے ثمرات دیکھنے نصیب ہوں یا نہ ہوں۔ اب ہوتا یہ ہے کہ اس ذمہ داری کو پورا کرنے کے لئے جب کوئی داعی آواز لگاتا ہے اور کچھ لوگ اس کی دعوت پر لبیک کہتے ہیں تو ایک جماعت یا حزب اللہ وجود میں آتی ہے۔ اس جماعت کے کچھ لوگوں کو جب یہ نظر آتا ہے کہ منزل بہت دور ہے۔ اور ہماری زندگی میں اس منزل کا حصول ممکن نہیں' تو ان پر بددلی طاری ہو جاتی ہے۔ اور یہی مایوسی ارتداد معنوی کی طرف لے جاتی ہے۔

حزب اللہ کے اوصاف :

ان آیات میں حزب اللہ کے اوصاف بتائے گئے ہیں اور ان لوگوں سے جو اپنی کم ہمتی کے باعث دین کے مطالبات پورا کرنے سے کتراتے ہیں کہا گیا ہے کہ تم میں سے جو بھی پیچھے ہٹنا شروع ہو گا (تو اللہ تمہارا محتاج نہیں' وہ قادر مطلق ہے) وہ عنقریب ایسے لوگوں کو لے آئے گا جن کا پہلا وصف یہ ہو گا کہ (اس ذمہ داری کو پورا کرنے کی وجہ سے) اللہ ان سے محبت کرے گا' وہ اللہ سے محبت کریں گے۔ اور وہ لوگ اہل ایمان یعنی اس جدوجہد میں شامل افراد پر شفیق ہوں گے' جبکہ دین کے دشمنوں (کافروں) کے لئے سخت گیر ہوں گے ۔

ہو حلقہ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
رزم حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

دوسرا وصف یہ بتایا گیا ہے کہ وہ اللہ کی راہ میں (اقامت دین کے لئے اپنی جان اور اپنے مال سے) جہاد کریں گے۔ اور اس پر جب انہیں لوگوں کی طرف سے طعنے دیئے جائیں گے کہ پاگل ہو گئے ہو' اپنی بیوی بچوں کا کچھ تو خیال کرو۔ مثلاً شرعی پردہ نافذ کرنے پر لوگ اگر کہیں گے کہ کچھ اپنی بچیوں کا خیال کرو' انہیں رشتہ کون دے گا۔ وغیرہ' تو ان کا تیسرا وصف یہ ہو گا کہ وہ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کریں گے۔ دراصل اقامت دین کی جدوجہد میں اخلاص کے ساتھ شرکت کا لازمی نتیجہ ہے کہ اپنوں اور غیروں کی طرف سے طعن و ملامت کے تیر برسائے جائیں۔ فیض نے ایک شعر میں اس صورت حال کی بڑی عمدہ عکاسی کی ہے ۔

چھوڑا نہیں غیروں نے کوئی ناوکِ دشنام
چھوٹی نہیں اپنوں سے کوئی طرزِ ملامت

یہ تین Dimensions والی سہ گونہ صفات جسے مل جائیں تو یقیناً یہ اللہ کا فضل ہے اور اللہ جسے چاہتا ہے یہ صفات عطا فرماتا ہے۔ اگرچہ ان اوصاف کے مصداق کامل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے' لیکن اللہ کے خزانے بڑے وسیع ہیں۔ اگر ہم میں سے بھی کوئی ان اوصاف کی خواہش رکھے گا اور اللہ سے مانگے گا تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ ہمیں یہ سعادت عطا نہ کرے۔ جیسا کہ ایک حدیث میں آتا ہے کہ میری امت کی مثال بارش کی سی ہے' جس کے بارے میں یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس کے پہلے قطرے مفید تھے یا آخری قطروں نے فائدہ دیا۔

آگے ایک چوتھی Dimension بیان ہوئی ہے کہ جس معاشرے میں حق و باطل کی کشمکش جاری ہو۔ وہاں حزب اللہ کے لوگوں کو اللہ اور اس کے رسول کو اپنا پشت پناہ' حمایتی اور اہل ایمان کو دوست سمجھنا چاہئے۔ اس کے علاوہ باقی تمام لوگوں سے رشتہ کٹ جائے۔ گویا ان کی دوستی ہو تو اللہ اور اس کے رسول ؐ کے لئے ہو اور دشمنی کی بنیاد بھی اللہ اور رسول ؐ ہی ہوں۔ پس ایسے ہی لوگ غالب ہوں گے۔

سورۃ المجادلہ کی اکیسویں اور بائیسویں آیات میں حزب اللہ میں شامل افراد کا آخری وصف بیان ہوا ہے کہ وہ ایسے لوگوں سے دلی محبت اور تعلق نہیں رکھتے جو اللہ اور رسول ؐ سے جنگ کر رہے ہوں۔ خواہ وہ ان کے باپ' بیٹے' بھائی یا رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان کو راسخ کر دیا ہے۔ اللہ ان سے راضی ہو گا وہ اللہ سے راضی ہوں گے۔ یہ لوگ اللہ کا گروہ (حزب اللہ) ہیں۔ یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

سورۃ المائدہ میں جو فرمایا گیا کہ حزب اللہ ہی غالب ہوں گی۔ یہاں غلبہ سے مراد دنیوی کامیابی ہے۔ جبکہ سورۃ المجادلہ میں کہا گیا ہے کہ فلاح صرف حزب اللہ کے لئے ہے۔ اس سے اُخروی کامیابی مراد ہے۔

حزب اللہ کی پہچان :

اس مقام پر اگر کسی کے دل میں حزب اللہ میں شمولیت کا داعیہ پیدا ہوا ہو تو میں آج کے دور میں ایسی جماعت کی پہچان کے سلسلے میں چند اشارے دیئے دیتا ہوں۔ تاکہ آپ کو تلاش میں آسانی ہو۔

۱) اس جماعت کا واضح مقصد "غلبہ دین حق" یا اقامت دین کی جدوجہد ہو۔
۲) اس جماعت میں سمع و طاعت والا نظم (Discipline) ہو۔
۳) اقامت دین کی منزل کے حصول کے لئے اس جماعت کا واضح طریقہ کار متعین ہو جو سیرت نبوی ؐ سے ماخوذ ہو۔
۴) اس جماعت کے قائدین نے خود پر اور اپنے گھروں میں دین نافذ کیا ہو۔

حاصل کلام :

میں اپنے قرآن و حدیث سے پچاس سالہ تعلق اور دین کے ایک طالب علم ہونے کی حیثیت سے یہ بات پورے وثوق سے کہہ رہا ہوں کہ اسلام کی مغلوبیت کے دور میں دین کو غالب و سربلند کرنے کی جدوجہد میں حصہ لئے بغیر ایمان کا دعویٰ خود فریبی سے کم نہیں۔ چنانچہ باطل نظام کے خاتمہ اور اسلامی نظام کے قیام کے لئے جدوجہد کرنے والی "حزب اللہ" میں شمولیت اختیار کرنا ایمان کا لازمی تقاضا اور مسلمان کے بنیادی فرائض میں شامل ہے۔ اس کے بغیر خواہ کوئی متشرع اور پانچ وقت کا نمازی ہی کیوں نہ ہو' اس کی زندگی اسلام کی زندگی نہیں۔ یعنی اس کی زندگی اسلام کے منشا کے خلاف ہے۔

مختصر یہ کہ اقامت دین کی جدوجہد فرض عین ہے اور اس کام کے لئے التزام جماعت شرط لازم ہے۔ لہٰذا اسلام کے غلبے کے لئے کوشاں کسی نہ کسی دینی جماعت میں شمولیت ہر مسلمان کا دینی فریضہ ہے۔

یہی وجہ ہے کہ غلبۂ دین کے عظیم تر مقصد کو حاصل کرنے کے لئے تنظیم اسلامی ملک بھر میں منہاج محمدی کانفرنسیں منعقد کر رہی ہے تاکہ دینی جماعتیں اقتدار کی کشمکش سے علیحدہ ہو کر متحدہ اسلامی انقلابی محاذ قائم کریں۔ اس اتحاد کے قیام کا "واحد ایجنڈا" ملک میں اسلامی نظام کا قیام ہو اور یہ اتحاد سیرت نبوی ؐ سے ماخوذ کسی ایک منہاج پر متفق ہو کر اس طریقہ کار کے مطابق جدوجہد کا آغاز کر سکے۔ اس ضمن میں اب تک ہونے والی منہاج محمدی کانفرنسیں اگرچہ دینی جماعتوں کے قائدین کی بھرپور شمولیت اور شرکاء کی تعداد کے اعتبار سے کامیاب رہی ہیں اور سب جماعتوں نے ایسے اتحاد کی تشکیل کو وقت کی اہم ضرورت قرار دیا ہے' تاہم اس جدوجہد کے لئے سیرت نبوی ؐ سے ماخوذ کسی متفقہ انقلابی منہاج کی طرف کوئی پیش رفت تاحال نہیں ہو سکی ہے۔ اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے دینی رہنماؤں کو اس طرف متوجہ فرمائے اور متفقہ منہج انقلاب نبوی ؐ کی اہمیت و ضرورت ان پر آشکارا فرمائے' آمین۔

خصوصی تربیت گاہ
برائے عہدیداران' سینئر رفقاء
14 تا 20 مارچ 99ء مرکزی دفتر
گڑھی شاہو لاہور میں منعقد ہو گی۔

تجزیہ نگار کے نقطہ نظر سے ادارہ کا کامل اتفاق ضروری نہیں

امریکی انتظامیہ نواز اور شہباز کی امیج سازی ایک منصوبے کے تحت کر رہی ہے

واجپائی کے دورہ کے دوران نواز شریف کا جوش و خروش اور وزارت خارجہ کا اظہارِ بیزاری دیدنی تھا

جنرل ذوالفقار علی خان نے بھارت کو بجلی فروخت کرنے کا وزیر اعظم کا منظور شدہ معاہدہ ویٹو کر دیا

ایڈوانی کا بلا پاسپورٹ اور ویزہ پاکستان کی سرحد میں داخل ہونا خالی از علت نہیں

مرزا ایوب بیگ' لاہور

بھارت کے وزیر اعظم واجپائی کے دورۂ پاکستان کے دوران وزیر اعظم پاکستان میاں نواز شریف اور ان کے برادر خورد' وزیر اعلیٰ پنجاب' میاں شہباز شریف کی طرف سے گرم جوشی اور اچھے جذبات کا اظہار اور وزارت خارجہ کی طرف سے کھچاؤ اور سرد مہری کا اظہار ہر دیکھنے والے نے محسوس کیا تھا۔ بلکہ یہ کہنا ہرگز غلط نہیں ہو گا کہ وزارت خارجہ نے مہمان وزیر اعظم کا استقبال اور آؤ بھگت اس طرح کی جس طرح یہ بن بلایا مہمان ان پر مسلط کر دیا گیا ہے اور اس طرح تواضع کی بیگار ان سے لی جا رہی ہے۔ اب موصول ہونے والی اطلاعات کے مطابق جماعت اسلامی نے جس کامیابی کے ساتھ واجپائی کی شاہی قلعہ میں آمد اڑھائی گھنٹے تک روکے رکھی' اس کی وجہ بھی یہ تھی کہ وفاقی محکمے صوبائی محکموں سے کسی قسم کا تعاون نہیں کر رہے تھے۔ یہاں تک کہ وزارت خارجہ نے مہمانوں کی حتمی فہرست بھی آخری وقت تک صوبائی حکومت کے حوالے نہیں کی تھی۔ عسکری قیادت کے واجپائی کے استقبال کے وقت موجود نہ ہونے کے بارے میں اگرچہ عسکری ذرائع نے طویل وضاحت جاری کی تھی لیکن صاف محسوس ہوتا تھا کہ کچھ گڑبڑ ہے۔ فوج کے تینوں سربراہوں نے اسی روز چینی وزیر دفاع سے اسلام آباد میں طویل ملاقات کی۔

وزارت خارجہ کے علاوہ چند دیگر وزراء نے بھی واجپائی کے دورے اور بھارت سے تعلقات کے حوالے سے اپنے تحفظات کا اظہار کیا۔ ان میں وزیر خارجہ سرتاج عزیز اور وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

اس سے پہلے بھارت کو بجلی فروخت کرنے کے حوالے سے دہلی میں پیش آنے والے واقعہ سے فوج اور سیاسی قیادت کے مابین اختلافات سامنے آچکے تھے۔ ہفت روزہ تکبیر کو ایک سرکاری افسر نے' اس شرط پر کہ اس کے نام کو صیغہ راز میں رکھا جائے گا' بتایا کہ بھارت کو بجلی فروخت کرنے کا معاملہ ہر سطح پر طے ہو چکا تھا۔ بجلی کے نرخ کے معاملے میں بھی انڈرسٹینڈنگ ہونے کو تھی۔ خیال یہ تھا کہ اس سلسلے میں دہلی میں منعقد ہونے والی میٹنگ میں حتمی طور پر سب کچھ طے کر لیا جائے گا۔ پاکستان ۷ سینٹ فی یونٹ کا مطالبہ کر رہا تھا اور خیال تھا کہ چھ اور سات کے درمیان ریٹ طے ہو جائے گا۔ پانی اور بجلی کی وزارت کے سیکرٹری اس معاملے میں بڑے پرجوش اور پُرامید تھے اور انہی کی قیادت میں وفد دہلی پہنچا۔ واپڈا کے نئے چیئرمین لیفٹیننٹ جنرل ذوالفقار علی خان بھی وفد کے رکن تھے۔ میٹنگ کا آغاز ہوا۔ اصولاً گفتگو کا آغاز وفد کے سربراہ کو کرنا تھا لیکن بیٹھتے ہی جنرل صاحب نے گفتگو شروع کر دی۔ وفد کے سربراہ جنرل صاحب کی طرف دیکھتے رہے کہ وہ خاموش ہوں تو وہ پاکستان کا سرکاری

تجزیہ

موقف بیان کریں اور حکومت کی طرف سے معاہدے کی مجوزہ شرائط کا ڈرافٹ بھارتی وفد کے سربراہ کو پیش کریں اور معاہدہ طے پائے۔ لیکن واپڈا کے چیئرمین لیفٹیننٹ جنرل ذوالفقار نے گفتگو ختم کرتے ہی اپنے بریف کیس سے ایک دستاویز نکالی اور بھارتی افسران کے حوالے کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان ۹ سینٹ فی یونٹ سے کم قطعاً بجلی فروخت نہیں کرے گا۔ بھارتی افسران حیران ہو کر پاکستانی وفد کے سربراہ کی طرف دیکھنے لگے جس کے پاس خاموش رہ کر اپنے ساتھی کی حمایت کرنے کے سوا کوئی چارۂ کار نہیں تھا۔ جنرل صاحب نے یہ کہتے ہوئے فائل اٹھالی کہ پاکستان ۹ سینٹ سے کم قیمت نہیں لے گا اور میٹنگ ختم ہو گئی۔ حیران کن بات یہ ہے کہ اگلے روز نوائے وقت کے سوا تمام اخبارات نے شہ سرخی لگا دی کہ پاکستان اور بھارت کے مابین بجلی کا معاہدہ طے پا گیا ہے اور اس کی تفصیلات بھی جاری کر دی گئیں۔ صرف نوائے وقت نے معاہدہ نہ ہونے کی خبر دی۔ شاید حکومت پاکستان نے وفد کے دہلی روانہ ہونے کے بعد اس خیال سے کہ معاہدے پر اب صرف رسمی دستخط ہونے رہ گئے ہیں' اخبارات کو معاہدہ طے پا جانے کی خبر ارسال کر دی۔ بہرحال حکومت نے ایک طرف تو اتنے بڑے واقعہ کو نگل کر بلکہ ہضم کر کے کمال فنکاری کا مظاہرہ کیا لیکن دوسری طرف بھارت کی طرف سیاسی' تجارتی اور ثقافتی میل ملاپ بڑھانے سے باز نہیں آئی۔ شاید اس لئے کہ میاں نواز شریف جانتے ہیں کہ ان کے کسی سیاسی حریف میں اب جان نہیں ہے۔ تبدیلی کے تمام آئینی راستے وہ بند کر چکے ہیں۔ ممبران قومی اسمبلی چودھویں ترمیم میں جکڑے جا چکے ہیں اور مارشل لاء امریکہ کی مرضی کے بغیر نہ پہلے کبھی نافذ ہوا ہے نہ آئندہ کبھی ہو گا۔ لیکن میاں نواز شریف اگر ذرا مڑ کر دیکھیں تو انہیں بآسانی معلوم ہو جائے گا کہ امریکہ صرف اچھے وقت کا یار ہے۔ پاکستان کا صدر ایوب ہو یا صدر ضیاء الحق' ایران کا شاہ ہو یا فلپائن کا مارکوس' امریکہ برے وقت میں کسی کا نہ بنا۔

واجپائی کے دورے کے حوالے سے شریف فیملی پرجوش تھی یا مولانا فضل الرحمٰن' یا وہ سب سرکاری درباری لوگ جنہوں نے بادشاہ کی غلامی قبول کی ہوتی ہے بیگن کی نہیں۔ شروع سے پاکستان کا ہر حاکم اپنی کسی پالیسی کی اچھائی کا شدت سے قائل اسی طبقہ کے جوش خروش کو دیکھ کر ہوتا ہے اور سبحان اللہ اور واہ واہ کے ہنگامہ خیز شور میں آگے بڑھتا جاتا ہے۔ چنانچہ ٹریک ٹو پالیسی کو اہل پاکستان کیلئے انقلاب آفریں سمجھتے ہوئے حکمران خاندان نے میاں شہباز شریف کو' جنہیں آج کل عالمی ادارے ہاتھوں ہاتھ لے رہے ہیں' ٹریک ٹو پالیسی کے پس پردہ ڈائریکٹران کی خدمات میں بھیجا ہوا ہے۔ جنہیں سرمایہ کاری کے حوالہ سے لیکچر دینے کے بہانے بلایا گیا ہے اور وہ

امریکہ میں ملاقاتیں سلامتی کے مشیر برجر اور انڈر فرتھ سے کر رہے ہیں۔ امریکہ سے رازداری کے انداز میں مذاکرات کرنے کے حوالے سے ہم وزیر اعظم پاکستان محترم میاں نواز شریف کی خدمات عالیہ میں دست بستہ عرض کرتے ہیں کہ وہ اس سلسلے میں مزید آگے بڑھنے سے پہلے ان مسلمان لیڈروں کی حالت پر ایک سرسری نگاہ ڈال لیں جنہوں نے قومی سلامتی کے حوالہ سے انتہائی حساس معاملات پر امریکہ سے خفیہ مذاکرات کئے اور اپنے عوام سے بالا بالا اپنے دشمنوں سے سمجھوتے کر لئے۔ نتیجتاً اپنے ملک اور قوم کو بھی رسوا کیا اور خود بھی ذلیل اور رسوا ہوئے۔ پہلی مثال مصر کے انور السادات کی ہے اور دوسری پی ایل او کے سربراہ یاسر عرفات کی ہے۔ اول الذکر کی سیاسی موت کے علاوہ طبعی موت بھی قوم کو فروخت کرنے کے نتیجہ میں ہوئی۔ اور یاسر عرفات کا نام بک جانے اور جھک جانے کے حوالے سے ضرب المثل بن کر لکھا اور بولا جانے لگا ہے۔ یاد رہے کہ مصر اور پی ایل او کی طرف سے بھی ان دنوں اسی طرح کے بیانات جاری ہوتے رہے کہ ہم اپنے اصولی اور طے شدہ قومی موقف سے انحراف نہیں کریں گے۔ سوال یہ ہے کہ اگر اصولی اور طے شدہ قومی موقف سے انحراف کرنے کی نیت نہیں ہے تو مذاکرات کو خفیہ رکھنا چہ معنی دارد؟۔ موجودہ پاک بھارت اور پاک امریکہ مذاکرات کے حوالے سے ایک بات بالکل واضح ہے کہ عوام کو یا عوام کی نمائندہ پارلیمنٹ کو تو اعتماد میں لینا بڑی دور کی بات ہے کابینہ اور کابینہ کی دفاعی کمیٹی کو بھی اعتماد میں لینے کی دید شنید نہیں ہے۔ بھارت کو بجلی کی فروخت کے سلسلے میں جنرل ذوالفقار علی خان کا رویہ یقیناً ان کے ذاتی فیصلہ کا نتیجہ نہیں ہوگا۔ پاک فوج کا ڈسپلن اور ہیئت جس نوعیت کی ہے اس سے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ جنرل ذوالفقار علی خان نے دہلی میں جو کچھ کیا وہ فوج کی اعلیٰ قیادت کے حکم ہی سے ممکن ہے۔ پاک بھارت تعلقات کی پیش رفت کے حوالے سے وزارت خارجہ اور میاں نواز شریف کے درمیان خلیج اتنی گہری ہو چکی ہے کہ وزیر خارجہ سرتاج عزیز بھارت کے وزیر داخلہ ایل کے ایڈوانی کی ہرزہ سرائی پر کہ "عوام ۱۹۴۷ء کی تقسیم کو جھٹلا دیں" کے جواب میں سرکاری خبر رساں ایجنسی اے پی پی کو یہ بیان جاری کرتے ہیں کہ "اکھنڈ بھارت کا خواب ہمیشہ کے لئے دفن ہو چکا ہے اور دو قومی نظریہ ہندوستان کی تقسیم کی بنیاد تھا" تو وزیر خارجہ کے اس بیان کا پی ٹی وی مکمل بائیکاٹ کرتا ہے۔

واہگہ بارڈر پر ایک تقریب سے فارغ ہو کر ایڈوانی کا بغیر سفارتی پاسپورٹ اور ویزہ پاکستان کی سرحد میں داخل ہو جانا اور پاکستانی رینجرز سے گفتگو کرنا اور ونگ کمانڈر چنگیز دلی کو پھلوں کی ٹوکریاں پیش کرنا معمولی اور نظر انداز کر دینے والی بات نہیں ہے اور نہ ہی خالی از علت ہے۔

میاں نواز شریف کی خدمت میں یہ عرض کرنا بھی ہم اپنا قومی اور ملی فرض سمجھتے ہیں کہ کیمپ ڈیوڈ یا اوسلو جیسا ڈرامہ رچانے سے پہلے جس فریق نے قوم کا سودا کرنا ہوتا ہے اس کی سیاسی اور سفارتی سطح پر ہم جیسے مانگتوں کی اقتصادی سطح پر بھی بھرپور مدد کی جاتی ہے۔ ایک تجزیہ نگار نے چند سال قبل لکھا تھا کہ کیمپ ڈیوڈ سمجھوتے سے پہلے انور السادات کو ایک عالمی مدبر اور عرب دنیا کا ایک عظیم اور حقیقت پسند لیڈر بنا کر پیش کیا گیا پھر اسرائیل کی جانب ان کی ہر پیش قدمی کو ایک جرأت مندانہ ایڈونچر کا رنگ دے کر ان کی امیج سازی کی گئی اور پھر کیمپ ڈیوڈ معاہدے پر دستخط کروالئے گئے۔ معاہدے کے بعد انور السادات کو امن کا فرشتہ بنا کر دنیا بھر میں تشہیر کی گئی تاکہ مصری قوم اپنی شکست کو اپنے لیڈر کی شان و شوکت اور مصری تشہیر کو خوراک سمجھ کر ہضم کر لے۔ اسی طرح یاسر عرفات سے خفیہ سمجھوتے کے بعد انہیں فلسطینی قوم کا نجات دہندہ بنا کر پیش کیا گیا اور جب یہودیوں کے ساتھ ان کا معاہدہ امن فلسطینیوں پر مسلط کرنے کی سفارتی اور انتظامی تیاریاں مکمل ہو گئیں تو اصل معاہدہ قسط وار منظر عام پر آنا شروع ہو گیا۔ ہم میاں صاحب کے علم میں یہ بات لانا چاہتے ہیں کہ انور سادات کی ذاتی سیکورٹی کے لئے مصری حکومت جو کچھ کرتی تھی اس کے علاوہ امریکہ اپنے بجٹ سے سالانہ دو کروڑ ڈالر انور السادات کی ذاتی حفاظت کے لئے خرچ کر رہا تھا۔ میاں صاحب فرماتے ہیں اور درست فرماتے ہیں کہ گذشتہ سال ستمبر میں اقوام متحدہ کے سالانہ اجلاس میں پچاس لیڈروں نے صدر کلنٹن سے ملاقات کی درخواست کی ہوئی تھی۔ لیکن صدر کلنٹن نے صرف تین سربراہان مملکت کو ملاقات کا شرف بخشا اور ان تینوں میں سے ایک میاں صاحب بھی تھے۔ میاں صاحب عمان میں شاہ حسین کی تدفین کے موقع پر کلنٹن کو دو منزلیں تو کیا کوئی دشوار گزار گھاٹی بھی عبور کرنا پڑتی تو بھی وہ چھلانگتا اور پھلانگتا ہوا آتا اور آپ کی کف کا ٹوٹا ہوا بٹن خود لگا دیتا کیونکہ اسے پاکستان میں بھی اس وقت ایک شاہ حسین کی شدت سے ضرورت ہے۔ یعنی امیج سازی کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ خفیہ مذاکرات کامیابی سے آگے بڑھ رہے ہیں۔ میاں صاحب یہ اندازہ کرنا قطعی طور پر مشکل نہیں ہے کہ مؤرخ امریکہ کے مبینہ عالمی مدبر انور السادات اور فلسطینیوں کے نجات دہندہ یاسر عرفات کو کن الفاظ سے یاد کرتا ہے اس داغ سے اپنے دامن کو بچانا آپ کیلئے جتنا آسان آج ہے کل نہیں ہوگا۔

☆ ☆ ☆

تنظیم اسلامی کی مرکزی مجلس مشاورت

تنظیم اسلامی کی مرکزی مجلس مشاورت کا دو روزہ اجلاس ۲۱ تا ۲۳/ مارچ ۹۹ء کو امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد کی زیر صدارت قرآن اکیڈمی لاہور میں ہوگا۔

ہمارا مطالبہ ہماری اپیل

دستورِ خلافت کی تکمیل

منہاجِ محمدیؐ —— اور تحریک نفاذ شریعت کا لائحہ عمل

(تحریک نفاذ شریعت کے امیر مولانا صوفی محمد کی ایک پشتو تحریر کا اردو ترجمہ)

اللہ کی حاکمیت کو شریعت محمدی کی روشنی میں قائم کرنے کو منہاج محمدی سے تعبیر کیا جا سکتا ہے اور اسی کو اقامت دین کہا جاتا ہے۔ اقامت دین کو اللہ تعالیٰ نے تمام رسولوں اور امت محمدی کی زندگی کی مشترکہ ذمہ داری قرار دیا ہے اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو معصوم عن الخطا ہونے کے باوجود اس ذمہ داری سے مستثنیٰ قرار نہیں دیا گیا تھا۔ بعض کو اس راہ میں قتل کیا گیا، بعض کو جلاوطن کیا گیا اور بعض نے بے شمار تکالیف برداشت کرنے کے بعد اس کو قائم کیا۔ اپنی نجات کیلئے قرآن حکیم کی تین شرائط کو عمل میں لانا ہوگا پہلی شرط عبادت ہے یعنی قول و عمل کی عقیدہ سے ہم آہنگی۔ دوسری شرط قانون باطل سے اعلانِ براءت ہے اور تیسری شرط تن من دھن کے ساتھ جہاد ہے۔ اس کے علاوہ مسلمانوں کی نجات کا کوئی دوسرا راستہ قرآن و حدیث کی دلیل سے ثابت نہیں ہے۔ (مترجم: غلام مقصود)

جزوی اختلافات کے باوجود رب کی دھرتی پر رب کے نظام کے قیام کے لئے ہمیں باہم تعاون کرنا چاہئے

ایسی کسی بھی خلیج کو پاٹنے کی فوری کوشش کی جائے جس سے قُرب کی بجائے دُوری پیدا ہو

تنظیم الاخوان پاکستان کے امیر مولانا محمد اکرم اعوان کے نام امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد کا مکتوب

اکتوبر ۹۵ء کے میثاق میں امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد کا ایک اہم خطاب "مذہبی جماعتوں کے اتحاد کے ضمن میں ان کے تاریخی اور نظریاتی پس منظر کے حوالے سے ایک عملی تجویز" کے عنوان سے شائع ہوا تھا۔ اس خطاب کو اہل علم و دانش کے حلقوں میں بالعموم بہت پسند کیا گیا اور امیر تنظیم کے اس تجزیئے اور تجویز سے بحیثیت مجموعی اتفاق رائے ظاہر کرتے ہوئے ملک کے متعدد معروف دینی جرائد نے "میثاق" کے حوالے سے اس مفصل خطاب کو شائع کیا۔ چند ماہ قبل اسلام آباد سے شائع ہونے والے ماہانہ جریدے "افکار ایشیا" میں بھی یہ خطاب شائع ہوا۔ اس خطاب میں امیر تنظیم نے تنظیم الاخوان اور تحریک منہاج القرآن کے بارے میں جو رائے دی ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ ان دونوں کے پس منظر اور تصور دینی میں چونکہ متعدد پہلو مشابہت و مماثلت کے ہیں لہٰذا ان کو باہم متحد ہو جانا چاہئے۔ اس پر تنظیم الاخوان کے امیر مولانا محمد اکرم اعوان نے اپنے ماہانہ جریدے "المرشد" کی حالیہ اشاعت میں تبصرہ کرتے ہوئے امیر تنظیم کے مذکورہ خطاب کی بعض عبارات پر قدرے تلخ انداز میں گرفت فرمائی ——— امیر محترم کے علم میں جب یہ بات آئی تو انہوں نے فوری طور پر مولانا اعوان کے نام ایک مفصل وضاحتی خط ارسال فرمایا۔ امیر تنظیم کا یہ مکتوب اور اس کے جواب میں مولانا اعوان کی جانب سے موصول ہونے والا مختصر مکتوب ذیل میں ہدیہ قارئین کئے جا رہے ہیں کہ ان کے ذریعے غلبہ و اقامت دین کے عظیم مقصد کیلئے کام کرنے والوں کو جس اعلیٰ ظرفی اور وسیع القلبی کا ثبوت دینا چاہئے اس کی عکاسی نہایت عمدگی کے ساتھ ہوتی ہے ——— (مدیر)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

۶/مارچ ۱۹۹۹ء

مخدومی و مکرمی مولانا محمد اکرم اعوان صاحب، زید لطفہم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ!

مزاج گرامی!

"المرشد" کے مارچ کے شمارے میں "اعتراضات.... جواب" کے عنوان کے تحت اس ناچیز کی ایک ۹۵ء کی تقریر کے کچھ اقتباسات پر آپ کا تبصرہ پڑھنے میں آیا۔

عام حالات میں جبکہ ہر شخص اور ہر گروہ "کُلُّ حِزۡبٍ بِمَا لَدَیۡهِمۡ فَرِحُوۡنَ" کے مصداق اپنے اپنے خول میں بند رہتے ہوئے اپنی اپنی دھن میں مگن کام کئے چلا جاتا ہے، ایسی باتوں کا نوٹس لینے کی چنداں ضرورت نہیں ہوتی۔ لیکن چونکہ اس وقت ہم اور آپ اللہ کے فضل و کرم سے ایک ایسی کوشش میں مصروف ہیں کہ انتخابی یا معروف معنی میں سیاسی طریق کار کی بجائے انقلابی طریق کار کی قائل دینی جماعتوں کو ایک مشترک اور متحد پلیٹ فارم پر جمع کیا جائے، یہ ضروری ہے کہ ایسی کسی بھی خلیج کو پاٹنے کی فوری کوشش کی جائے جس سے قرب کی بجائے دوری پیدا ہو!

چنانچہ میں اولاً اس امر کا اعتراف کرتا ہوں کہ میری تقریر کے محولہ بالا اقتباس میں نہ صرف یہ کہ بعض باتیں بلا ضرورت زیر بحث آ گئی تھیں بلکہ بعض الفاظ کا استعمال بھی غیر محتاط انداز میں ہوا ہے ——— جس پر میں تہہ دل سے معذرت خواہ ہوں۔

ثانیاً ——— صرف وضاحت کے طور پر گزارش ہے کہ آپ کے ساتھ تو ان موضوعات پر کبھی گفتگو نہیں ہوئی۔ لیکن آپ کے مرشد مولانا اللہ یار چکڑالویؒ سے نہ صرف یہ کہ میری دو ملاقاتیں لاہور میں ہوئی تھیں (یہ غالباً ۶۹۔۶۸ء کی بات ہے) بلکہ ایک بار میں نے شد رحال کر کے چکڑالہ ان کی خدمت میں حاضری دی تھی۔ ان کے علمی مرتبہ و مقام اور بالخصوص رفض کی مخالفت و مقاومت میں ان کی استقامت سے میں بہت متاثر ہوا تھا۔ پھر انہوں نے بہ کمال لطف و کرم اپنی تالیف "دلائل السلوک" کا ایک نسخہ بھی اپنے دستخط کے ساتھ مجھے عنایت فرمایا تھا (وہ اس کا پہلا ایڈیشن تھا) ——— لیکن اس سب کے باوجود، آپ اسے میری "کور چشمی" پر محمول فرمائیں تو بھی مجھے کوئی اعتراض نہیں ہو گا، بہرحال واقعہ یہی ہے کہ اس کے باوجود کہ میں تصوف کے اصل مقاصد کو عین دین کے مقاصد سمجھتا ہوں اور مولانا امین احسن اصلاحی مرحوم کو مجھ سے اولین اختلاف جو ہوا تھا وہ اسی معاملے میں تھا کہ ان کے نزدیک مجھ میں تصوف کی "لٹک" موجود تھی، اس لئے کہ میں ان دونوں ماہنامہ "میثاق" میں پروفیسر یوسف سلیم چشتی مرحوم کی تالیف تاریخ تصوف کو، جو بعد میں محکمۂ اوقاف کی جانب سے شائع ہوئی، تائیدی انداز میں بالاقساط شائع کر رہا تھا ——— میں مروجہ سلاسل اور ان کے مخصوص طریق ذکر و شغل کو نہایت مفید و موثر ماننے کے باوجود سنت رسول ﷺ سے ماخوذ و مستنبط تسلیم نہیں کر سکا!

اُدھر یہاں لاہور میں ان دنوں جو حضرات حضرت چکڑالویؒ سے متعلق و منتسب تھے ان کی گفتگوؤں میں میں نے شدید غلبہ کشف قبور اور مراقبوں کے ذریعے براہِ راست نبی اکرم ﷺ کی رُوح مبارک سے سوال جواب کے ذکر کا پایا جس کا تاثر میری تقریر کے اقتباس میں جناب کی نظر سے گزرا۔

لگ بھگ چار سال قبل ایک حادثہ اور بھی ہوا۔ میں نے یہاں لاہور میں تنظیم اسلامی کی ایک خصوصی تربیت گاہ میں تصوف کے موضوع پر ایک تقریر کی۔ جس میں اس کے مقاصد کی بھرپور تائید کے ساتھ اس کی مروجہ عملی صورتوں پر تنقید بھی تھی ——— اس تقریر کا کیسٹ الریاض (سعودی عرب) میں مقیم آپ کی جماعت کے بعض پرجوش کارکنوں کے ہاتھ لگ گیا تو انہوں نے یہ زیادتی کی کہ میری اس تقریر کے صرف تائیدی حصوں پر مشتمل کیسٹ مرتب کر کے میرے نام سے عام کر دیا۔ (یعنی اختلافی حصوں کو حذف کر کے!) جس پر مجھے پوری تقریر کو شائع کرنا پڑا۔ اس کا ایک نسخہ میں جناب کے ملاحظے کے لئے ارسال کر رہا ہوں ———!

اب اصل گزارش یہ ہے کہ ہمارے مابین اس اختلاف کے برقرار رہتے ہوئے بھی ہمیں رب کی دھرتی پر رب کے نظام کے قیام کے لئے باہم تعاون کرنا چاہئے۔ آخر جب ہم یہ چاہتے ہیں کہ بریلوی اور دیوبندی ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو جائیں تو کیا اس

سے مراد یہ ہے کہ وہ اپنے اختلافات بیک قلم ختم کردیں۔ ظاہر ہے کہ ایسا عملاً ممکن نہیں! عملی صورت تو یہی ہے کہ اختلافی مسائل میں ہم "WE AGREE TO DIFFER" پر عمل پیرا ہوتے ہوئے مشترک مقصد کے لئے اشتراک عمل میں کوئی کمی یا ضعف نہ پیدا ہونے دیں!

"المرشد" میں آپ کے "جواب" کے آخری حصے میں تلخی زیادہ آگئی ہے۔ جو میرے لئے یقیناً ناقابل فہم نہیں ہے —— تاہم میں دو باتوں کا یقین دلانا چاہتا ہوں:

اولاً یہ کہ آپ کی تشریف آوری کے موقع پر جو سوال میں نے کیا تھا اسے زیادہ سے زیادہ "بے تکلفی" پر محمول کیا جا سکتا ہے۔ میں حلفیہ عرض کرتا ہوں کہ اس میں استہزاء یا تمسخر کا ہرگز کوئی شائبہ شامل نہیں تھا۔

ثانیاً —— الحمد للہ کہ میرا سوائے اللہ اور اس کے رسولؐ اور اس کے دین کے اور کوئی کھونٹا نہیں ہے' لگ بھگ بیس سال قبل مجھے کچھ حسن ظن مرحوم جنرل ضیاء الحق صاحب سے ہو گیا تھا جس کی بنا پر کچھ عرصہ قدرے قرب بھی رہا۔ لیکن اللہ گواہ ہے کہ میں نے اس قرب سے ایک دھیلے کی بھی کوئی منفعت نہ اپنی ذات کے لئے حاصل کی نہ اپنے ادارے کے لئے۔ پھر وہ حسن ظن بھی بہت جلد رفع ہو گیا تھا۔ اسی طرح یقیناً کچھ عرصہ میں موجودہ برسر اقتدار "خاندان" کے بارے میں بھی خوش فہمی کا شکار رہا ہوں —— لیکن اپنی ۱۵/جنوری ۱۹۹۹ء کی تقریر میں جو ماہنامہ "میثاق" میں من و عن شائع ہو چکی ہے' میں ان سے اپنی کامل مایوسی اور بیزاری کا اظہار کر چکا ہوں۔ (اس کا بھی ایک نسخہ فوری مراجعت کے لئے پیش خدمت ہے)

آخر میں پھر گزارش ہے کہ میری معذرت کو قبول کرتے ہوئے اپنے دل کو میری جانب سے صاف کر لیجئے —— اور اس عارضی شکر رنجی کو "نَزَغَ الشَّیْطٰنُ بَیْنِیْ وَبَیْنَ اِخْوَتِیْ" کے مصداق "متحدہ اسلامی انقلابی محاذ" کی تشکیل کی راہ میں رکاوٹ نہ بننے دیجئے۔ فقط

والسلام مع الاکرام

ڈاکٹر اسرار احمد عفی عنہ

(امیر تنظیم اسلامی)

مولانا محمد اکرم اعوان کا جوابی خط

مکرمی ڈاکٹر صاحب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ

یقیناً آپ جیسی شخصیت کو وسیع الظرفی ہی زیب دیتی ہے۔ میں قطعاً دل میں کوئی میل نہیں رکھتا اور موجودہ اتحادی کوشش میں الاخوان ان شاء اللہ آپ کی کوششوں کا پورا ساتھ دے گی۔

والسلام

امیر' محمد اکرم اعوان

نام میرے نام

عزت مآب جناب ڈاکٹر اسرار احمد صاحب

پیار بھرا سلام قبول ہو'

اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ سے نوازے آمین!

السلام و علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ۔ امید کرتا ہوں کہ آپ خیریت سے ہوں گے' کافی مدت سے خط لکھنے کی کوشش کر رہا تھا مگر آج اللہ تعالیٰ نے ایک درویش صفت انسان کو چند الفاظ لکھنے کی توفیق عطاء فرمائی۔ اگر کوئی غلطی کر جاؤں تو امید کرتا ہوں آپ دل سے معاف فرمائیں گے۔

آپ ایک مدت سے مختلف مکاتب فکر کے علماء دین دل کی گہرائیوں سے' اس واسطے رابطہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ پاکستان میں عدل و انصاف کا وہ قانون آ جائے جس کے سائے تلے لوگوں نے بے پناہ قربانیاں دیں مگر آج تک اس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔ میں آپ سے سوال کرتا ہوں کیا یہ علماء کرام ایک پلیٹ فارم پر اکٹھے ہو جائیں گے؟ میرا اپنا خیال ہے کہ یہ لوگ ۵۰،۰۰۰ سال تک بھی اکٹھے نہیں ہو سکتے لہٰذا جو کام اللہ تعالیٰ نے آپ کے سپرد کیا ہوا ہے میں سمجھتا ہوں کہ آپ اس کو خوش اسلوبی سے ادا کر رہے ہیں اور کرتے رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ کا آپ پر خاص کرم ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ خالص ہو کر دین کی خدمت کر رہے ہیں' کوئی تمنا نہیں ہے' کوئی حرص نہیں ہے' کوئی لالچ نہیں ہے۔ جب آپ دنیا سے چلے جائیں گے تو یہ لوگ چلائیں گے کہ ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کمال کے آدمی تھے' اس وقت ان کو شعور نہیں ہے اس لئے آپ بالکل فکرمند نہ ہوں۔ ہمارے ملک میں ۵۰ سال سے جتنی حکومتیں آئیں اور جتنے علمائے کرام مختلف پروگرام لے کر آئے ان کا حال میری نظر میں یہ ہے۔

جن کے آنگن میں امیری کا شجر لگتا ہے
ان کا ہر عیب زمانے کو ہنر لگتا ہے

میں آپ کی تنظیم کا ممبر تو نہیں ہوں مگر آپ کی عزت' عظمت' تدبر اور حکمت کو سلام پیش کرتا ہوں!

امت مسلمہ کا ناچیز خادم

بلال احمد بٹ' فرید الیکٹرک کنسرن

شاپ 9۔ کینال ویو کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی

ملتان روڈ لاہور

محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب۔ گرامی قدر رہنما

السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ

ہم آپ کی "دعوت الی الخیر' امر بالمعروف اور نہی عن المنکر" پر لبیک کہتے ہیں اور "اسلام لاؤ" کی عوامی تحریک میں شامل ہونے کا ارادہ رکھتے ہیں تاکہ شریعت اسلامی کا عادلانہ قانون نافذ ہو جائے اور پاکستان میں دین حق کا بول و بالا ہو۔

وزیراعظم پاکستان میاں نواز شریف نے بھی نظام شریعت محمدیؐ کے نفاذ کا وعدہ کیا ہوا ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ ان کے قریبی رفقاء میں عہد و پیماں اور یقین محکم کم ہونے کی وجہ سے وہ پیش رفت نہیں ہو رہی جس کی امید تھی۔ توقع تھی مگر ہم اس کے لئے جدوجہد کرنے کے لئے تیار ہیں جو آپ پروگرام کے مطابق پہلے پرامن مظاہروں سے شروع ہونی چاہئے۔ ہمیں پروگرام سے مطلع کریں۔

آپ کی رہنمائی کے طالب

والسلام آپ کا مخلص

افضال مبین

جنرل سیکرٹری

موتمر عالم اسلامی

کراچی برانچ

متفقین بمع نام و پتہ:

☆ رضی عالم' A/4-6 فردوس کالونی ناظم آباد گلبہار کراچی فون: 668437

☆ عبدالمجید شیخ' C-115 بلاک "A" نارتھ ناظم آباد کراچی فون: 4-7774343

☆ محمد نور' تیموریہ بیکرز بلاک بی نارتھ ناظم آباد کراچی

☆ تاج محمد خان' G33/4 بلاک بی نارتھ ناظم آباد کراچی فون: 6640047

☆ عمر نظر خان یوسف زئی' G35/9 بلاک بی نارتھ ناظم آباد کراچی فون: 6644963

☆ نجم الحسن' G35/6 بلاک بی نارتھ ناظم آباد کراچی فون: 6627777

☆ سید روشن علی' E-3/4 بلاک F نارتھ ناظم آباد کراچی فون: 6678118

☆ زاہد عمر' F/60 بلاک F نارتھ ناظم آباد کراچی فون: 6642130

☆ ابوبکر' F/77 بلاک B نارتھ ناظم آباد کراچی فون: 6641341

☆ جاوید عبداللہ' F/74 بلاک B نارتھ ناظم آباد کراچی فون: 6640861

☆ محمد سلیم' G-22/7 بلاک B نارتھ ناظم آباد کراچی فون: 6647442

☆ فتح محمد قریشی C/16 بلاک بی نارتھ ناظم آباد کراچی فون: 6640481

☆ عبدالستار C/14 بلاک بی نارتھ ناظم آباد فون: 6640891

ہم عظمت کے طلبگار ہیں یا ذلت کے دلدادہ — فیصلہ ہمارے ہاتھ میں ہے

عورت کا چادر اور چار دیواری میں رہنا ظلم اور اس سے باہر نکل آنا حقوق نسواں کی معراج کیونکر ہے؟

خواتین کے حقوق کا تحفظ مغربی تہذیب میں نہیں بلکہ اسلام کے آفاقی اصولوں کو اپنانے سے ہو گا

تحریر : مرزا ندیم بیگ

۸/مارچ کو پوری دنیا میں "خواتین کے حقوق کا عالمی دن" منایا گیا۔ یہ دن بھی باقی دنوں کی طرح گزر گیا یعنی اس روز سیمینار اور ریلیاں منعقد ہوئیں' دھواں دار تقریریں ہوئیں اور آخر میں قراردادیں منظور کی گئیں' بس اللہ اللہ خیر صلا!

وطن عزیز پاکستان میں اس روز متعدد این جی اوز اور سیاسی جماعتوں کے زیر اہتمام سیمینار اور جلسے منعقد ہوئے جن میں خواتین پر ہونے والی زیادتیوں پر مرثیے کہے گئے۔ حسب سابق ان سیمیناروں کے سٹیجوں پر وہی خواتین براجمان نظر آئیں جن کو عرف عام میں مغرب زدہ خواتین کہا جاتا ہے اور جو اپنی نسبت "برگر فیملیز" یا "ممی ڈیڈی گروپ" سے قائم کرنا باعث سعادت سمجھتی ہیں اور جن کے نزدیک حیادار اور مشرقی عورت معاشرے کی پسی ہوئی عورت ہے یا اسے اور بہتر انداز میں یوں کہہ لیں کہ ان کے نزدیک عورت کا چادر اور چار دیواری میں رہنا ظلم اور اس سے باہر نکل آنا حقوق نسواں کی معراج ہے۔

ہم یہ نہیں کہتے کہ موجودہ معاشرے میں عورت کو وہ تمام حقوق حاصل ہیں جو اس کا حق ہیں' بعض اعتبارات سے ہمارے معاشرے کی عورت واقعتاً اپنے حقوق سے بہت دور ہے لیکن آج ہمارے ہاں جو چیزیں حقوق کی فہرست میں نہیں آتیں حقوق قرار پاتیں ہیں۔ مثلاً کھلی آزادیٔ نسواں اور یہ آزادی بھی اس درجہ میں کہ عورت کو کپڑوں سے باہر کر دینا کوئی زیادتی نہ ہو مگر عورت کا کپڑوں میں رہنا سب سے بڑا ظلم ٹھہرے یا یہ کہ عورت کا چار دیواری میں رہنا عورت کے حقوق پر ڈاکہ اور اسے بازاری اشیاء کی فروخت کے لئے اشتہار بنا دینا اس کی توقیر اور عزت قرار پائے۔ ہم خواتین کے حقوق کی علمبردار تنظیموں اور جماعتوں سے یہ پوچھنے کا حق رکھتے ہیں کہ عورت کو بے حیا کر دینا کہاں کی عزت اور عورت کو چار دیواری کی قید سے آزاد کر دینا کس طرح سے اس کی عظمت کی دلیل ہے۔

اصل عزت اور عظمت تو وہ ہے جو آج سے چودہ سو سال پہلے اسلام نے خواتین کو عطا کی تھی کہ جس کا تصور آج کی جمہوریت اور اس کے اداروں میں بھی کسی صورت نظر نہیں آتا کہ ایک خاتون خلیفہ راشد حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو خواتین کے حق مہر کی حد کا آرڈیننس واپس لینے پر مجبور کر دیتی ہے۔ کہاں ہے آج ایسی مثالیں؟ آج تو حکومتی ایوان عصمت فروشی کے اڈے بن گئے ہیں جس کی واضح مثال "کلنٹن مونیکا سیکنڈل" ہے۔ بات دور نکل گئی' خواتین کے حقوق کے لئے مغربی تہذیب رہنما نہیں بلکہ رہنما اسلام کے زریں اصول ہیں جن پر آج کی خواتین چل کر اپنے حقوق کو پا سکتی ہیں۔ اسی کا اعتراف بھارت کے آنجہانی وزیر اعظم راجیو گاندھی نے مشہور "شاہ بانو کیس" کے دوران اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے کیا تھا کہ "جس قدر عورت کو حقوق اسلام نے دیئے ہیں کسی اور مذہب میں نہیں" اور مزید غور کے لئے علم طبیعیات کی ایک ماہر مغربی خاتون مسز ہڈسن کی کتاب

(Mrs.Hudson : Sex and Common Sense)

سے ایک اقتباس جو ہماری آنکھوں کے پردوں کو کھول دینے کے لئے کافی ہے۔ اگر اس کے بعد بھی ہماری آنکھوں پر پردے پڑے رہے تو پھر ہمارے نابینا ہونے میں کوئی شک نہیں۔ ملاحظہ فرمائیں' وہ لکھتی ہیں :

"ہماری تہذیب کی عمارت کی دیواریں منہدم ہونے کو ہیں اس کی بنیادوں میں ضعف آگیا ہے اور اس کے شہتیر ہل رہے ہیں۔ نہ معلوم یہ ساری عمارت کب پیوند خاک ہو جائے۔ ہم گزشتہ کئی سال سے یہ دیکھ رہے ہیں کہ اب لوگ نظم و ضبط کی پابندیوں کو اختیار کرنے کے لئے تیار نہیں جبکہ اس کی بقا کی صرف ایک ہی صورت ہے کہ مردوں اور عورتوں کے آزادانہ میل جول پر پابندی لگا دی جائے کیونکہ اس تہذیب کے لوگوں کی تمام تر توجہات آزاد جنسی تعلقات' قحبہ گری اور عصمت فروشی ہے۔ مختصر یہ کہ جنسی خواہشوں پر مرتکز ہو کر رہ گئی ہیں۔ اس سے ان کی ساری صلاحیتیں ضائع ہو رہی ہیں"۔

انہی خیالات کو شاعر مشرق علامہ اقبال نے یوں بیان کیا کہ

نظر کو خیرہ کرتی ہے چمک تہذیب حاضر کی
یہ صناعی مگر جھوٹے نگوں کی ریزہ کاری ہے

اور

دیارِ مغرب کے رہنے والو خدا کی بستی دکاں نہیں ہے
کھرا جسے تم سمجھ رہے ہو وہ اب زرِ کم عیار ہو گا

اور

تمہاری تہذیب اپنے خنجر سے آپ ہی خودکشی کرے گی
جو شاخ نازک پہ آشیانہ بنے گا ناپائیدار ہو گا

اب فیصلہ ہمیں کرنا ہے کہ ہم عظمت کے طلبگار ہیں یا ذلت کے دلدادہ۔ ذی شعور انسان عظمت کو چھوڑ کر ذلت کو نہیں اپناتا۔ اور یہ طریق بھی ٹھیک نہیں کہ حقوق کے لئے محض سیمینارز منعقد کئے جائیں بلکہ اصل ضرورت اس بات کی ہے کہ حقوق کے حصول کے لئے عملی جدوجہد کی جائے اور وہ صرف اسی صورت میں حاصل ہو سکتے ہیں جب ہم اپنے معاشرے کو اسلام کے آفاقی پیغام کے رنگ میں رنگ دیں' کیونکہ اس میں ہماری بھلائی اور خیر خواہی ہے۔

اطلاعات و اعلانات

بہاولنگر میں تنظیم اسلامی کا قیام

امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ نے ضلع بہاولنگر اور تحصیل حاصل پور کے علاقہ پر مشتمل ایک نئی تنظیم "تنظیم اسلامی بہاولنگر" قائم کر دی ہے اور جناب محمد منیر احمد کو امارت کی ذمہ داری تفویض کی گئی ہے۔

☆ ☆ ☆

لاہور شرقی' امارت کی تبدیلی

تنظیم اسلامی لاہور شرقی کے امیر جناب محمد عالم میاں کی انجمن خدام القرآن میں روز افزوں مصروفیات کے باعث امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے انہیں تنظیم اسلامی لاہور شرقی کی امارت کی اضافی ذمہ داریوں سے فارغ کر کے جناب ڈاکٹر عارف رشید کو امیر مقرر کر دیا ہے۔

ملک کے موجودہ نظام کے خلاف علمِ بغاوت بلند کرنا ہوگا ○ مولانا سمیع الحق

جاگیردارانہ نظام، نظامِ خلافت کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے ○ مولانا گوہر رحمن

دینی جماعتوں کے اتحاد کے بغیر ملک میں نفاذِ شریعت کا خواب شرمندۂ تعبیر نہیں ہو سکتا ○ مولانا صوفی محمد

ذہنی تربیت کے بغیر کوئی بھی نظام کامیاب نہیں ہو سکتا ○ قاری محبوب الرحمن قریشی

مراعات یافتہ طبقات کے خلاف انقلابی آپریشن ناگزیر ہے ○ ڈاکٹر اسرار احمد

تنظیم اسلامی کے زیر اہتمام پشاور میں منعقد ہونے والی "منہاج محمدی کانفرنس" میں زعمائے ملت کے خطابات

حلقہ سرحد کا علاقائی اجتماع اور پشاور میں امیر تنظیم اسلامی کی مصروفیات پر مشتمل ایک جامع رپورٹ

تنظیم اسلامی حلقہ سرحد کے زیر اہتمام ۲۸/ فروری کو نشتر ہال پشاور میں دوسری منہاج محمدی" کانفرنس کے ساتھ سال ۹۹ء کا علاقائی اجتماع بھی منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا جس میں منکرات کے خلاف بھرپور مظاہرہ اور امیر محترم کے ساتھ رفقاء کی ملاقات کا اہتمام بھی طے کیا گیا۔ مذکورہ مظاہرہ اور کانفرنس کے بارے میں مکمل تفصیلات پر مبنی خط تمام اسرہ جات و منفرد رفقاء کو ارسال کیا گیا۔ اس ضمن میں امیر تنظیم اسلامی حلقہ سرحد میجر (ر) فتح محمد نے تنظیم اسلامی پشاور کے سینئر رفقاء سے انتظامات و ذمہ داریوں کی تفویض کے حوالے سے خصوصی مشورے کئے۔ پشاور میں ان پروگراموں کی تشہیر کے لئے خصوصی رابطہ عوام مہم چلائی گئی۔ مقامی علماء کے نام خطوط لکھے گئے جو انہیں بالمشافہ ملاقاتوں کے ذریعے پہنچائے گئے۔ تمام قومی و مقامی اخبارات کے ایڈیٹر حضرات سے رابطہ کر کے دعوت نامے پہنچائے گئے۔ یہ تمام خطوط اور دعوت نامے معتمد حلقہ سرحد جناب طارق محمود نے بڑے خوبصورت انداز میں تیار کئے تھے۔ ایک ہزار پوسٹرز اور ۱۴ بڑے بینرز کے علاوہ آٹھ ہزار ہینڈبلز بعد نماز جمعہ اور مظاہرہ تقسیم کئے گئے۔ امیر حلقہ سرحد میجر (ر) فتح محمد نے ناظم حلقہ پشاور و مردان ڈویژن ڈاکٹر محمد اقبال صافی، تنظیم اسلامی پشاور کے امیر حافظ خورشید انجم اور وارث خان کے ہمراہ کانفرنس کے مقررین سے رابطہ مہم شروع کی جن چھ حضرات نے کانفرنس میں شرکت کا وعدہ کیا ان میں مولانا سمیع الحق، مولانا صوفی محمد، حکیم عبدالوحید، قاری محبوب الرحمن قریشی، مولانا گوہر رحمان اور مولانا محمد طیب طاہری شامل تھے۔ مولانا طیب کے علاوہ تمام مقررین نے کانفرنس سے خطاب کیا۔

امیر محترم کی ۲۶/ فروری کو پشاور آمد ہوئی اور آپ نے ڈاکٹر اقبال صافی صاحب کو شرف میزبانی بخشا۔ ۲۷/ فروری کو پریس کلب پشاور میں امیر محترم نے پریس کانفرنس سے خطاب کیا اور صحافیوں کے سوالات کے جوابات دیئے۔ اس پریس کانفرنس کو تمام اخبارات نے اگلے روز مناسب کوریج دی۔ اسی دن منعقدہ مظاہرے میں شرکت کے لئے حلقہ سرحد کے دور دراز علاقوں سے صبح ۱۰ بجے سے رفقاء کی پشاور آمد شروع ہو گئی۔ بعد نماز ظہر تمام رفقاء کی صف بندی کی گئی۔ پولیس کے جوان اور سی آئی اے کے افسران بھی موقع پر موجود تھے۔ انجینئر طارق خورشید نے منکرات کے خلاف ہونے والے پرامن مظاہرے کی تفصیلات و ہدایات رفقاء تک پہنچائیں جسے انتظامیہ نے بغور سنا اور لکھا۔ اس مظاہرے کی قیادت وارث خان نے کی۔ امیر حلقہ سرحد نے پریس کانفرنس کے بعد مظاہرے میں شرکت کی۔

منکرات کے خلاف رائے عامہ ہموار کرنے کے لئے شرکائے مظاہرہ نے بینرز اور مختلف پی بورڈ اٹھا رکھے تھے، جن پر "اللہ و رسول کے ساتھ جنگ بند کرو" "سود ختم کرو" "ہماری بربادی کا ذمہ دار ڈش کلچر ہے"۔ لاٹری، جوا، کار آمد سکیم، کروڑ پتی سکیم سود خوری ہے۔ عریانی و فحاشی کا بازار بند کرو۔ یہ "ٹی وی" نہیں "ٹی بی" ہے۔ "ہائے مسلمان افسوس کا ہے یہ مقام" جیسے مختلف نعرے درج تھے۔ یہ مظاہرہ ہشنگری، نیوگیٹ، اشرف روڈ، چوک یادگار، قصہ خوانی، خیبر بازار، شعبہ بازار سے ہوتا ہوا جامع مسجد نمک منڈی پر اختتام پذیر ہوا۔ اس پرامن مظاہرے کو لوگوں نے بے حد پسند کیا اور اکثر مقامات پر یہ تاثرات سننے میں آئے کہ بات اور طریقہ دونوں درست ہیں۔ نماز عصر کے بعد تمام رفقاء کو ڈاکٹر اقبال صافی کے گھر پہنچایا گیا۔ ڈاکٹر صافی نے پروگرام کے رفقاء اور بالخصوص امیر محترم کی میزبانی کا شرف حاصل کرنے کے لئے جس عجلت میں اپنے نئے گھر کو مکمل کروایا وہ قابل تحسین ہے۔ امیر حلقہ نے تمام رفقاء کا فرداً فرداً امیر محترم سے تعارف کروایا۔ بعد ازاں سوال و جواب کی مختصر نشست ہوئی۔ ڈاکٹر اقبال صافی نے تمام حاضرین کو پرتکلف عشائیہ دیا۔ امیر محترم نے تنظیم اسلامی پشاور کے ملتزم رفقاء کے ساتھ ایک خصوصی نشست کا حکم صادر فرمایا۔ عشائیے کے بعد رفقاء کو مرکز علوم اسلامیہ راحت آباد پہنچایا گیا جہاں رفقاء کے رات کے قیام کا بندوبست تھا۔ ۲۸/ فروری کو بعد نماز فجر امیر محترم نے "فریضہ اقامت دین اور اس کے لئے جماعت کی اہمیت" کے موضوع پر درس دیا۔ درس کے بعد امیر محترم کو بانی مرکز علوم اسلامیہ مولانا راحت گل صاحب نے پرتکلف ناشتہ کروایا۔ دوران ناشتہ مختلف موضوعات زیر بحث آئے۔ اس کے بعد رفقاء کو نشتر ہال پہنچایا گیا۔ صبح نو بجے تک سٹیج سمیت تمام امور بخوبی سرانجام دیئے گئے۔ مختلف جماعتوں سے وابستہ لوگوں کی بڑی تعداد نے کانفرنس میں شرکت کی۔ استاذ القراء قاری فیاض الرحمن علوی، خطیب جامع مسجد نمک منڈی نے تلاوت قرآن حکیم سے دلوں کو گرمایا۔ امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے "متحدہ اسلامی محاذ" کے لئے کی جانے والی کوششوں کے حوالے سے منہاج محمدی کانفرنسوں کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے مقررین سے موضوع اور وقت کا خیال رکھنے کی گزارش کی۔

تحریک نفاذ شریعت محمدی کے امیر مالاکنڈ ڈویژن کے امیر مولانا صوفی محمد نے کہا کہ دینی جماعتوں کے اتحاد کے بغیر ملک میں شریعت کے نفاذ کا خواب شرمندۂ تعبیر نہیں ہو سکتا۔ پاکستان اللہ کی حاکمیت اور اسلامی قوانین کے نفاذ کے لئے معرض وجود میں آیا تھا لیکن ۵۱ سال گزرنے کے باوجود پاکستان میں لوگ کافرانہ نظام کے نیچے زندگی گزارنے پر مجبور کر دیئے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم جہاد کا راستہ اختیار کئے بغیر منزل تک پہنچ ہی نہیں سکتے۔ اللہ کی حاکمیت کا نظام تمام امراض کا علاج ہے۔ اتفاق اور اتحاد کے بغیر شریعت کے نظام کا دعویٰ کرنے والے گنہگار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مالاکنڈ ایجنسی کو ملک سے جدا کر دیا گیا ہے وہاں شریعت کے ساتھ مذاق کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ شریعت میں ۶ شعبوں، نظام عدالت، سیاست، معیشت، تعلیم اور صحت کی ضمانت دی گئی ہے، صرف عدالتی نظام سے شریعت نافذ نہیں ہو سکتی۔ انہوں نے کہا کہ عوام کو اس ایک نقطہ پر متحد ہو کر جدوجہد کرنا ہو گی۔ اس کے بغیر نفاذ شریعت کا امکان نہیں۔ انہوں نے کہا مذہبی جماعتیں جب تک باطل

نظام سے کنارہ کشی اختیار نہیں کریں گی اور انتخابی سیاست سے باہر نہیں آئیں گی تب تک اسلامی نظام برپا نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کو نفاذ شریعت کے لئے ڈیڈ لائن دینے کی ضرورت ہے اور عوام اس ڈیڈ لائن میں ہمارا بھرپور ساتھ دیں۔

جمعیت علماء اسلام کے جنرل سیکرٹری مولانا سمیع الحق نے کہا کہ عدلیہ سمیت ملک کے تمام ادارے لوٹ کھسوٹ میں لگے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ملک کا نظام سود خوروں کے ہاتھوں میں ہے اور اس کے خلاف بغاوت کرنا ہو گی۔ قوم اس نظام پر قابض رہنے والوں سے تنگ آچکی ہے دوسری طرف مولوی شخصیت پرستی اور گروہی خولوں سے باہر نہیں نکل رہا۔ منافق سیاستدانوں نے ہمیشہ مولوی کے کندھوں پر بندوق رکھ کر اسے اپنے مقاصد کیلئے استعمال کیا۔ ان اتحادوں پر لعنت بھیجنا ہو گی اور انہیں تین طلاقیں دینا ہوں گی۔ پارلیمانی سیاست سے ہزار سال تک اسلامی نظام نافذ نہیں ہو سکتا۔ انقلاب کا راستہ ہی اصل راستہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں مذہبی جماعتوں کے اتحاد سے تو مایوس ہو چکا ہوں تاہم کوششیں جاری رکھنا چاہئیں۔

جماعت اسلامی صوبہ سرحد کے امیر مولانا گوہر رحمٰن نے کہا شریعت میں تنظیم سازی ممنوع نہیں لیکن تنظیم کو معیار حق کا درجہ دینا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ سرمایہ دارانہ اور جاگیردارانہ نظام نظامِ خلافت کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ جب تک سرمایہ داروں اور جاگیرداروں کا آپریشن نہیں کیا جائے گا اسلامی انقلاب نہیں آئے گا۔ انہوں نے کہا قرآن' حدیث اور اجماع صحابہ رضی اللہ عنہم کی رو سے سود حرام ہے کوئی عدالت یا جج سود کو جائز قرار نہیں دے سکتے۔ جو کوئی ایسا کرے گا وہ دراصل قرآن وحدیث کے احکامات کو مسخ کرنے کا مرتکب ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ دورِ جدید کے تقاضے پورے کرنے' معاشی استحکام قائم کرنے اور افراط زر کو روکنے کے لئے اسلام کے معاشی نظام میں موثر اور قابل عمل احکام موجود ہیں۔ اس کو نافذ کرنے سے ہی خوشحالی حاصل ہو سکتی ہے۔

جمعیت علمائے اسلام کے رہنما قاری محبوب الرحمٰن قریشی نے کہا کہ انگریزوں کو جہاد کے ذریعے برصغیر سے نکال دیا گیا لیکن ان کو معنوی اولاد اب بھی پاکستان پر قابض ہے۔ انتخابات واحد راستہ نہیں۔ ہم انقلاب کا راستہ اپنا کر شریعت لائیں گے۔ انہوں نے کہا جب تک لوگوں کی ذہنی تربیت نہیں ہو گی اس وقت تک کوئی بھی نظام کامیاب نہیں ہو سکتا۔ میاں نواز شریف اگر عدلیہ کے خلاف رات دو بجے اٹھ کر قانون پاس کرا سکتے ہیں تو اسلامی نظام کے سلسلہ میں کیوں قدم نہیں اٹھاتے۔

حکیم عبدالوحید نے کہا دینی جماعتیں مل کر نفاذ شریعت کی جدوجہد کریں۔

امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا کہ ملک کا دستور منافقت کا پلندہ اور ایسی وفاقی شرعی عدالت دین اسلام کے ساتھ استہزاء کا مرکز ہے جس میں عائلی قوانین پر بھی بات نہیں کی جا سکتی۔ ملک میں نظام خلافت کے قیام کے لئے انقلاب برپا کرنا ہو گا۔ جس کا آغاز غیر مسلح بغاوت سے کیا جائے اور اس منزل کے حصول کے لئے متحدہ اسلامی انقلابی محاذ تشکیل دیا جائے۔ الیکشن کے ذریعے موجودہ گندہ اور غلیظ نظام ختم نہیں کیا جا سکتا اس سے ٹکر لینا ہو گی۔ مراعات یافتہ سرمایہ دار' جاگیردار' وڈیرے ظالم طبقات کے خلاف انقلابی آپریشن ناگزیر ہے۔ ہمارے حکمرانوں کے تار بھی کسی دوسری جگہ سے ہلائے جاتے ہیں۔ پالیسیاں کوئی اور بناتا ہے ہم کہنے کو تو آزاد ہیں لیکن عملی طور پر غلام ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بھارتی ثقافت کی یلغار' فحاشی و عریانی اور بے حیائی کے خاتمہ کے لئے اس نظام کی محافظ حکومت سے توقعات وابستہ نہیں کی جا سکتیں۔ انہوں نے کہا اس کانفرنس میں دو باتوں پر اتفاق ہو گیا ہے ایک اقتدار کے حصول اور کشمکش کا خاتمہ اور ذاتی و جماعتی نفی اور دوسرے سیکولر جماعتوں سے اتحاد کرنے کی روش کو خیرباد کہہ کر دینی جماعتوں کے اتحاد و اتفاق کی جدوجہد کرنا۔ انہوں نے کہا ملک میں سودی نظام کی وجہ سے مختلف عذاب مسلط ہیں کیونکہ یہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ اعلان جنگ ہے۔ انہوں نے کہا بھارت کے ساتھ مذاکرات کی حمایت کی لیکن واجپائی کے ساتھ تعلقات بڑھانے کی مخالفت کی۔ انہوں نے کہا مذہبی جماعتیں الیکشن کی سیاست سے ہٹ کر انقلابی جدوجہد کے ذریعے اسلام نافذ کرانے کی جدوجہد نہیں کریں گی تو ملک سیکولر لوگوں کے ہاتھوں میں کھلونا بنا رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ مسلمان ڈیڑھ ارب کی تعداد میں ہونے کے باوجود بے دست و پا ہیں۔ پاکستان اور افغانستان کے درمیان کنفیڈریشن قائم ہونی چاہئے۔ انتخابات کے ذریعے ملک میں کوئی تبدیلی نہیں آئے گی صرف چہرے بدلیں گے۔ مذہبی جماعتیں ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو کر بینکنگ سسٹم' سود اور ڈش انٹینا اور ٹیلی ویژن کے گھیراؤ کی کال دیں تو عوام ان کا ساتھ دیں گے۔ مزاحمتی تحریک کے دوران چند افراد کی نہیں بلکہ ہزاروں سروں کی قربانی دے کر ہی پاکستان میں اسلامی انقلاب برپا کیا جا سکتا ہے۔

اسی شام امیر محترم نے تنظیم اسلامی پشاور کے ملتزم رفقاء کے ساتھ خصوصی ملاقات کی' جو اڑھائی گھنٹے پر محیط تھی۔ یہ ملاقات ڈاکٹر صافی صاحب کی طرف سے دیئے گئے عشائیے پر ختم ہوئی۔ اگلے دن امیر محترم اور ڈاکٹر عبدالخالق واپس لاہور کیلئے عازم سفر ہو گئے۔ یکم مارچ کے تمام اردو و انگریزی اخبارات نے شہ سرخیوں کے ساتھ پہلے صفحات میں کانفرنس کو کوریج دی۔ اللہ تعالیٰ ان کوششوں کو اقامت دین کی مشترکہ جدوجہد کیلئے دینی جماعتوں کے اتحاد کا ذریعہ بنائے۔ آمین (رپورٹ : انجینئر طارق خورشید)

ڈسکہ اور گوجرانوالہ میں نئی تنظیموں کا قیام

مرکزی مجلس عاملہ کے اجلاس منعقدہ ۲/مارچ ۹۹ء میں مشورہ کے بعد امیر تنظیم اسلامی نے ڈسکہ اور گوجرانوالہ کے اسروں کو مقامی تنظیموں کا درجہ دیتے ہوئے جناب محمد اشرف ڈھلوں کو تنظیم اسلامی ڈسکہ' اور جناب پاشا ہارون برکی کو تنظیم اسلامی گوجرانوالہ کا امیر مقرر کیا ہے۔

یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں ہنود

Thanks giving Day کے موقع پر نیویارک کی الگ تھلگ بورو اسٹیٹس آئی لینڈ میں ایک شام منائی گئی جس کا اہتمام پاکستان کلچرل ایسوسی ایشن ثاقب خان گروپ نے کیا تھا۔ غلام علی نے بھارتی گلوکار انوپ جلوٹا کے ساتھ مل کر ایک نئی البم ریلیز کی ہے جس کا نام "فرینڈ شپ" ہے اس کا بنیادی خیال یہ ہے کہ پاکستان اور بھارت کو ایک ہو جانا چاہئے اور اپنے تمام اختلافات بھلا کر Cultural unification کے لئے کوششیں کرنی چاہئیں۔

اسی گروپ کے زیر اہتمام فلشنگ کوئنز میں واقع ایک ہندو مندر میں ایک "فرینڈ شپ کنسرٹ" ہوا جس میں انوپ جلوٹا اور غلام علی نے اپنے فن کا مظاہرہ کیا۔ انوپ جلوٹا نے اس آئیڈیا کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ایک غزل بھی سنائی جو کچھ یوں تھی :

یہ مندر و مسجد کا جھگڑا مٹایا جائے
دونوں کے بیچ ایک میخانہ بنایا جائے

غلام علی نے بعد میں دیوتاؤں اور دیویوں کے جھرمٹ میں اپنی گائیکی کے ذریعے اس "خیال خام" کی تائید کرتے ہوئے فن کا مظاہرہ کیا اور بھرپور داد وصول کی۔ اسی طرح کا "اکھنڈ بھارت کنسرٹ" نیو جرسی میں بھی ہوا جس میں دونوں فنکاروں نے حصہ لیا۔

قرآن کالج لاہور

(برائے آرٹس' کامرس اور کمپیوٹر سائنس)

کے لئے ایسے پرنسپل کی ضرورت ہے جو تعلیم کے میدان سے طویل وابستگی اور بالخصوص پرنسپل کی ذمہ داری کا قابل لحاظ تجربہ رکھنے کے ساتھ ساتھ دینی مزاج کے حامل اور دعوت و اقامت دین کے نصب العین سے ذہنی ہم آہنگی رکھتے ہوں ـــــ درخواستیں 20 مارچ تک مطلوب ہیں۔

المعلن : ناظم قرآن کالج'
36۔ کے' ماڈل ٹاؤن لاہور

ضرورت رشتہ

راجپوت خاندان سے تعلق رکھنے والی ایک 30 سالہ دوشیزہ کے لئے موزوں رشتہ درکار ہے۔ تعلیمی قابلیت بی اے' مقامی زنانہ کالج میں ملازمت کر رہی ہے۔ سرگودھا' فیصل آباد اور لاہور کے رہائشی کو ترجیح دی جائیگی۔

رابطہ : سردار اعوان
36۔ کے ماڈل ٹاؤن لاہور فون : 3-5869501

تنظیم اسلامی حلقہ پنجاب شمالی کا دو روزہ پروگرام

طے شدہ پروگرام کے تحت حلقہ پنجاب شمالی کا چار رفقاء پر مشتمل دعوتی قافلہ ناظم حلقہ کی رہنمائی میں جہلم پہنچا۔ جہلم پہنچ کر جہلم تھانہ کے ساتھ دعوتی کیمپ لگایا گیا۔ کیمپ سے فارغ ہو کر دو روزہ کے پروگراموں کیلئے ساتھیوں سے مشورہ کیا گیا۔ طے کیا گیا کہ عصر کے بعد دو گروپ گشت کریں گے اور پھر جو ساتھی آئیں گے ان کیلئے بعد نماز مغرب درس قرآن ہو گا۔ درس قرآن کی ذمہ داری مشتاق حسین کے ذمہ لگائی گئی۔ کیمپ کے دونوں دن مکتبہ لگایا گیا۔ بعد نماز ظہر سے عصر تک آرام اور انفرادی اعمال کا وقفہ تھا۔

گشت کے لئے جب رفقاء کیمپ سے شاندار چوک پہنچے تو پولیس والوں نے روک لیا اور کہا کہ آپ صرف ہینڈ بلز تقسیم کر سکتے ہیں' ٹی بورڈز اور بینرز لے کروا ک نہیں کر سکتے۔ بعد نماز مغرب درس قرآن ہوا۔ گفتگو کا سلسلہ عشاء کے بعد بھی جاری رہا۔ دوران درس انتظامیہ کی طرف سے دباؤ ڈالا گیا کہ آپ کیمپ کو بند کریں۔ اس لئے کہ آج کل ملکی حالات جس طرف جا رہے ہیں معلوم نہیں یہ سلسلہ کہاں جا کر رکے۔ ہر دن کوئی نہ کوئی دہشت گردی کا واقعہ رونما ہوتا ہے۔ حد تو یہ ہے کہ اس سے خانہ خدا بھی محفوظ نہیں۔ بہرحال طے کیا گیا کہ کھانے اور دیگر معمولات سے فارغ ہو کر صرف ٹینٹ رہنے دیا جائے گا۔ رفقاء سامان سمیت ایک رفیق تنظیم کے گھر منتقل ہو گئے۔

۳۱ / جنوری بعد نماز فجر تین مساجد میں درس قرآن ہوا۔ ایک میں ناظم حلقہ' دوسری میں محبوب ربانی مغل اور تیسری مسجد میں مشتاق حسین نے درس قرآن دیا۔ صبح کا ناشتہ محترم عبدالرحیم مرزا نے کروایا۔ ناشتے کے بعد دن کے پروگرام کیلئے پھر کیمپ منتقل ہوئے اور ہینڈ بلز تقسیم کئے گئے۔ بعد ازاں ایک بجے تمام رفقاء واپس کیمپ پہنچ گئے۔ کھانے اور نماز ظہر کے بعد اشتیاق صاحب نے درس قرآن دیا۔ درس قرآن کے بعد ۳ بجے کیمپ کو بند کر دیا گیا اس طرح دین کے چاہدوں کا یہ قافلہ دو روزہ تربیتی پروگرام مکمل کرنے کے بعد واپس پنڈی روانہ ہو گیا۔ (رپورٹ : محمد جاوید خان)

اُسرہ مصطفیٰ آباد کے زیر اہتمام سہ روزہ تفہیم دین کورس

تنظیم اسلامی پاکستان میں مختلف مقامات پر ہونے والے اس نوعیت کے تجربات کی پیروی میں طویل غور و خوض کے بعد ماہِ دسمبر ۹۸ء کے اوائل میں اس کورس کی سعادت اُسرہ مصطفیٰ آباد کے حصہ میں آئی۔ اس پروگرام کی تشہیر میں رفقاء نے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کرتے ہوئے اس ہیج کو بسر و چشم قبول کیا۔ اللہ تعالیٰ کی خصوصی تائید کے باعث مقامی ہال میں منعقدہ یہ پروگرام خواص و عوام میں گہری دلچسپی کا باعث بنا۔ اوسطاً ۸۰ کے لگ بھگ رفقاء و احباب محفل کی رونق کو دوبالا کئے رہے۔ طے شدہ تین موضوعات کو امیر تنظیم شمالی نے بڑی روانی اور دلنشیں پیرائے میں شرکاء کے قلوب و اذہان میں اتارا۔ روزانہ ایک گھنٹے پر محیط لیکچر کے بعد سوالات کی پر مغز نشست سے بھی رفقاء و احباب نے یکساں طور سے استفادہ کیا۔ مرتب شدہ معروضی طرز پر سوالنامے بھی شرکاء نے بڑی تعداد میں حل کئے۔ اس سہ روزہ "تفہیم دین کورس" کے کامیاب اختتام کے بعد مناسب وقفے سے تقسیم انعامات و تناول ماحضر کی نشست بھی رکھی گئی۔ اول' دوم اور سوم پوزیشن کے حاملین کے علاوہ تمام شرکاء کورس کو بنیادی فکر پر مبنی تعارفی لٹریچر (اوسطاً ۱۳ کتب پر مشتمل پیکٹ) فراہم کیا گیا۔ (رپورٹ : طارق جاوید)

حلقہ خواتین کراچی کا جشن قرآن

رمضان المبارک میں تنظیم اسلامی حلقہ خواتین کراچی کی جانب سے دورۂ ترجمہ قرآن کا اہتمام کیا گیا۔ یہ پروگرام نقیبۂ اُسرہ نمبر ۴ بیگم اعجاز لطیف کی رہائش گاہ پر منعقد ہوا۔ ترجمہ کی سعادت بھی موصوفہ نے حاصل کی۔ پروگرام کا دورانیہ روزانہ صبح دس بجے تا ایک بجے تک ہوتا تھا جس میں کم و بیش سوا پارہ مع ترجمہ و مختصر تشریح پڑھایا جاتا تھا۔ خواتین کی روزانہ اوسط حاضری ۱۵۰ تک جا پہنچی جبکہ آخری عشرے میں یہ تعداد ۲۰۰ تک پہنچ گئی۔ یہ نورانی پروگرام گھر کی چھت پر شامیانہ لگا کر کیا گیا۔ اس سال تعلیمی اداروں میں سردیوں کی تعطیلات کی وجہ سے طالبات کی ایک کثیر تعداد نے کتاب اللہ کو بڑے شوق اور توجہ کے ساتھ سنا۔ دور سے آنے والی خواتین نے اجتماعی ٹرانسپورٹ کا انتظام کر رکھا تھا۔ پروگرام کے دوران مختلف مسنون دعاؤں کی فوٹو کاپیاں خواتین میں تقسیم کی گئیں۔ حجاب بوتیک بھی لگایا گیا۔ کثیر تعداد میں خواتین نے سورۂ نور اور احزاب میں وارد پردہ کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے پردے کا اہتمام شروع کر دیا۔ اسی طرح خواتین نے زکوٰۃ کی مد میں اپنی رقوم انجمن خدام القرآن کے کھاتے میں جمع کروائیں۔ پورا مہینہ ام شرجیل کے مختلف دروس قرآن کے کیسٹس کی ترسیل کا سلسلہ بھی جاری رہا۔

خواتین کے لئے آسان زبان میں دورۂ ترجمہ قرآن کے کیسٹس بھی تیار کئے گئے ہیں۔ اب تک ۲۴ پارے ۱۰۰ کیسٹس میں ریکارڈ ہو چکے ہیں اور باقی کی تکمیل جاری ہے۔ ختم قرآن کی تقریب کے بعد امیر محترم کی کتاب "قرآن حکیم اور ہماری ذمہ داریاں" تحفے کے طور پر تقسیم کی گئی۔ مختلف خواتین کی طرف سے تنظیم اسلامی میں باقاعدہ شمولیت کا سلسلہ جاری ہے۔

(رپورٹ : طاہرہ محمود' نقیبہ اُسرہ ۴)

لاہور جنوبی کا دعوت فورم

۷ / فروری ۹۹ء کو بعد نماز مغرب تلاوت قرآن اور ترجمہ سے دعوت فورم کا آغاز ہوا۔ یہ پروگرام تنظیم اسلامی لاہور جنوبی کے مرکز 866۔ این سمن آباد میں ہوا۔ سب سے پہلے جناب رشید ارشد کا مفصل خطاب ہوا۔ انہوں نے اسلام کے معاشرتی نظام پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے بتایا کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ نے اپنا نکاح اتنی سادگی سے کیا کہ نبی اکرم ﷺ تک کو بھی اس کا علم نہ ہوا۔ ہمارے ہاں شادی کی فضول رسمیں ہیں۔ ہمیں اپنے معاشرے سے ان رسوم کو ختم کرنا چاہئے۔ جناب رشید ارشد کے بعد چوہدری رحمت اللہ بٹر صاحب نے اپنے خطاب میں کہا کہ ہمارے ہاں دو مواقع کی رسمیں ہیں' پیدائش اور فوتیدگی۔ کچھ رسموں کو نبی اکرم ﷺ نے جائز قرار دیا ہے اور کچھ ناجائز ہیں۔ انسان چاہتا ہے کہ لوگ میری خوشی اور غمی میں شریک ہوں۔ نکاح کی خوشی کے موقعہ پر ولیمہ کرنے کا حکم دیا گیا۔

پیدائش کے موقعہ کی خوشی پر مومن اللہ کا بھی شکر ادا کرنا چاہتا ہے اور دوسروں کو بھی اس میں شریک کرنا چاہتا ہے' یہ رسم عقیقہ ہے۔ اس صدقہ کو خود بھی کھانا جائز ہے لیکن اس کا ایک حصہ لازماً غریبوں کو پہنچانا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ نکاح کے موقعہ پر لڑکی والوں پر کم سے کم بوجھ ڈالا گیا ہے۔ نکاح کی تقریب مسجد میں کرنے کا حکم ہے۔ فوتیدگی کی بہت سی رسمیں ہمارے ہاں ہندو معاشرے سے آئی ہیں' ان فضول اور بے ہودہ رسومات سے ہمیں اپنے معاشرے کو پاک کرنا چاہئے۔

آخر میں صدر جلسہ صاحبزادہ خورشید گیلانی صاحب نے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں خوشی اور غمی میں متوازن طرز عمل اختیار کرنا چاہئے۔ مسلمان کے لئے دونوں حالتوں میں فائدہ ہی فائدہ ہے۔ غم کے مواقع پر رنج و الم ایک فطری عمل ہے جیسے نبی اکرم ﷺ اپنے صاحبزادہ ابراہیم کی وفات پر اشکبار ہوئے۔

سٹیج سیکرٹری جناب اعجاز خان نے مرکزی انجمن خدام القرآن' تنظیم اسلامی اور تحریک خلافت کا مختصر تعارف کروایا اور حاضرین سے تعاون کی اپیل کی۔ محترم عبدالرزاق قمر صاحب کی دعا پر دعوت فورم کا اختتام ہوا۔ نماز عشاء کے بعد حاضرین کی تواضع کے لئے عشائیہ کا بھی اہتمام کیا گیا تھا۔ (رپورٹ : غازی محمد وقاص)

[illegible]

تنظیم اسلامی حلقہ لاہور ڈویژن کی مجلس مشاورت کا اجلاس ۱۴/مارچ کو صبح دس بجے تنظیم اسلامی کے مرکزی دفتر ۶۷۔ اے علامہ اقبال روڈ گڑھی شاہو لاہور میں منعقد ہو گا۔

ہفت روزہ ندائے خلافت لاہور
سی پی ایل نمبر: 127
جلد 8، شمارہ 10
سالانہ زرِتعاون -/175 روپے

پبلشر : محمد سعید اسعد طابع : رشید احمد چودھری
مطبع : مکتبہ جدید پریس۔ ریلوے روڈ، لاہور
مقام اشاعت : 36۔کے، ماڈل ٹاؤن لاہور
فون : 03-5869501

معاونین برائے مدیر :
○ مرزا ایوب بیگ ○ نعیم اختر عدنان
○ سردار اعوان ○ فرقان دانش خان
نگران طباعت : شیخ رحیم الدین

ایک قابل لحاظ اور خوش آئند خبر ——— جو 4 مارچ کے روزنامہ "خبریں" میں شائع ہوئی

جمعیت اہلحدیث نے مسلم لیگ سے اتحاد ختم کر کے ڈاکٹر اسرار سے تعاون کا فیصلہ کر لیا

ملک کی سلامتی اور اسلامی نظام کے نفاذ کیلئے حکمران جماعت کی حمایت کی، لیکن حکومت عوام کے مسائل حل کرنے اور شریعت کے نفاذ میں ناکام رہی

چین سے تعلقات بہتر بنانے کی حکومتی پالیسی کی حمایت کرتے ہیں، کرپٹ سیاستدانوں کا بلاامتیاز احتساب کیا جائے: سیکرٹری جنرل مولانا ضیاء بخاری کی پریس کانفرنس

ساہیوال (پی پی آئی) متحدہ جمعیت اہلحدیث نے حکمران جماعت مسلم لیگ سے اتحاد ختم کر کے ڈاکٹر اسرار احمد سے تعاون کا فیصلہ کیا ہے۔ اس امر کا اعلان جمعیت اہلحدیث کے سیکرٹری جنرل مولانا ضیاء اللہ بخاری نے ساہیوال میں ایک پریس کانفرنس کے دوران کیا۔ انہوں نے بتایا کہ پارٹی کی ورکنگ کمیٹی نے مجلس شوریٰ کو جو سفارشات بھیجی تھیں ان میں کہا گیا ہے کہ ملک میں مذہبی جماعتوں کو مضبوط بنانے کیلئے پارٹی ڈاکٹر اسرار احمد کے ساتھ تعاون کرنے کی پالیسی اپنائے۔ مولانا ضیاء بخاری نے کہا کہ مسلم لیگ کی اتحادی جماعتوں نے پاکستان کی سلامتی اور ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کیلئے حکمرانوں کی حمایت کی تھی لیکن حکمران جماعت عوام کے مسائل حل کرنے اور شریعت کے نفاذ میں ناکام رہی ہے اس لیے پارٹی نے ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کیلئے ڈاکٹر اسرار احمد کی تحریک اسلامی کے ساتھ تعاون کا فیصلہ کیا ہے۔ ورکنگ کمیٹی کی منظوری کے بعد مرکزی مجلس شوریٰ نے بھی اس فیصلے کی منظوری دے دی ہے۔ مولانا ضیاء اللہ بخاری نے مزید کہا کہ ہماری پارٹی چین سے تعلقات بہتر بنانے کی حکومتی پالیسی کی تائید کرتی ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ کرپٹ سیاستدانوں کا بلاامتیاز احتساب کیا جانا چاہئے اور کرپٹ عناصر کو ملکی سیاست سے باہر نکال پھینکا جائے۔

متحدہ اسلامی انقلابی محاذ کی تشکیل کے ضمن میں

راولپنڈی، پشاور اور فیصل آباد میں کامیاب انعقاد کے بعد چوتھی

منہاجِ مُحمّدیؐ کانفرنس

ان شاء اللہ اتوار 14 مارچ کو دس بجے صبح آئی بی اے آڈیٹوریم، کراچی

میں منعقد ہوگی۔ جس سے حسب ذیل زُعمائے ملت خطاب فرمائیں گے :

1. مولانا محمد اکرم اعوان، (امیر تنظیم الاخوان)
2. پروفیسر غفور احمد، (نائب امیر، جماعت اسلامی)
3. ڈاکٹر اطہر قریشی، (امیر تحریک اسلامی کراچی)
4. ڈاکٹر دلدار احمد قادری، (پاکستان عوامی تحریک)
5. مفتی نظام الدین شامزئی، (جامع اسلامیہ بنوری ٹاؤن)
6. مولانا عبدالرحمٰن سلفی، (جماعت غرباء اہلحدیث)
7. قاری شیر افضل، (جمعیت علماء اسلام ف)
8. جناب افضال مبین، (مؤتمر عالم اسلامی)

زیر صدارت : ڈاکٹر اسرار احمد امیر تنظیم اسلامی

المعلن : سید نسیم الدین، امیر تنظیم اسلامی حلقہ سندھ (فون : 5-4993464)